الحمد للّٰہ

کہ یہ رسالہ ہدایت نشان جس میں وہابیہ کی کتب سے متضاد اقوال نقل کر کے روز روشن کی طرح وہابیوں کے تقیہ کا اثبات تام کیا گیا اور بکمال تحقیق و وضاحت سے اس بات کا ثبوت دیا گیا ہے کہ وہابی علماء عوام الناس کو اپنے دام تزویر میں پھانسنے کے واسطے جیسا موقعہ دیکھتے ہیں ویسا مسئلہ بیان کرتے اور عمل کرنے لگتے ہیں قابل مطالعہ اہل ایمان

مسمّٰی ۱۹۶۲ء

وہابیہ کی تقیہ بازی

مصنفہ جناب مفتی اعظم حضرت مولانا مولوی محمد مصطفےٰ رضا خانصاحب قادری نوری بریلوی

ابن

اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد مأتہ حاضرہ موید ملت طاہرہ جناب مولانا مولوی مفتی شاہ محمد احمد رضا خانصاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

جس کو افتخار ولی خاں قادری رضوی بریلی بھیتی نے بریلی الیکٹرک پریس بریلی سے چھپوا کر

کتب خانہ اہلسنت رجسٹرڈ نمبر ۵۲ پیلی بھیت سے شائع کیا

سوال

محلہ کی مسجد کے پیش امام صاحب مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سے بیعت ہیں جب یہ الموڑہ آئے تھے محفل میلاد میں شرکت نہ کرتے تھے مگر اب میلاد شریف پڑھتے ہیں اور ذکر میلاد (ولادت) مبارک کیوقت قیام بھی کرتے ہیں گو اُسے اعتقاداً ضروری نہیں سمجھتے حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو عطائی سمجھتے ہیں۔ مولانا اشرف علی تھانوی کے اوپر حضرت مولانا احمد رضا خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ بریلوی نے اور چند علمائے حرمین شریفین نے کفر کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ اُن کی تصنیف کردہ کتاب تقویت الایمان میں رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کے متعلق خلاف ادب وتہذیب الفاظ کام میں لائے گئے ہیں جس کا علم غالباً حضور اقدس کو بھی ہو۔

اب سوال دریافت طلب ہے کہ کیا اشرف علی صاحب کے مرید کی امامت میں نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں۔ اگر پڑھی جائے تو کراہت تو نہیں ہے۔

(۲) بالفرض شریعت کی رو سے اُنکے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہو تو تقویٰ اور احتیاط کا کیا تقاضا ہے۔ نماز پڑھی جائے یا نہیں۔ براہ کرم جواب سوال کا ایک فتویٰ کی شکل میں مرحمت ہو۔

الجواب: وہابیہ میں تقیہ اہلا کھلا ہو گیا ہے مجلس مقدس (۲) ذکر میلاد اقدس ہی کے متعلق اُنکا تقیہ ملاحظہ ہو کہ مجلس میلاد شریف وہابیہ کے نزدیک بہر حال ممنوع و بدعت۔ اس کا کرنے والا الاحرام کار گنہگار ہی نہیں بدعتی بدمذہب اور صرف اتنا ہی نہیں مجلس میلاد مبارک کو وہابیہ کے پیشواؤں

دنیا کیلئے اور وہابیت کا پرچار کرنے کے واسطے اسی وہابیہ کے جعلی شرک و بدعت میں اور دیگر
تھانوی پیشواؤں نے شرکت کی نہ صرف شرکت بلکہ خود بارہا بھی اس اپنے جعلی
شرک و بدعت کی بہتی گنگا میں ہاتھ ہی نہیں دھوئے بلکہ سراپا ڈوبے کتاب تذکرۃ الرشید
سے تھانوی تقیہ آفتاب نصف النہار کی طرح آشکار ہے جب گنگوہی کو یہ خبر پہنچی کہ
تھانوی نے یہ بدعت اختیار کی ہے اس میں مبتلا ہوا ہے جیسے براہین قاطعہ مصنفہ گنگوہی
از نام انبیٹھی و فتاوی رشیدیہ میں ہر جگہ ناجائز اور کنھیا کے جنم سے بدتر ٹھہرایا ہے۔
گنگوہی نے تھانوی کو لکھا۔ تھانوی نے جو خطوط جوابی لکھے ہیں انہیں سے ایک خط میں
لکھا کہ میں نے دیکھا کہ وہاں (کانپور) میں بدون شرکت ان مجالس کے کسی طرح قیام
ممکن نہیں ذرا انکار کرنے سے وہابی کہہ دیا ہے تو ہین و تذلیل ہو گئے! اور شرکت بھی اس
نظر سے کہ ان لوگوں کو ہدایت ہوگی اور یوں خیال ہوتا ہے اگر خود ایک مکروہ کے ارتکاب سے
دوسرے مسلمانوں کے فرائض و واجبات کی حفاظت ہو تو اللہ تعالیٰ سے امید تسامح ہے۔
بہر حال وہاں کانپور میں بدون شرکت قیام کرنا قریب محال دیکھا اور منظور تھا وہاں رہنا کیونکہ
دنیوی منفعت بھی ہے اور مدرسے سے تنخواہ ملتی ہے الخ" انہیں تھانوی صاحب کی مصدقہ بلکہ تھانوی
کا کوڑی وغیرہ کی چندہ کی مصنفہ کتاب سیف یمانی کی میلاد مبارک و قیام کے متعلق یہ زبانی تصریح لکھی
دیکھئے "افعال مندرجہ فی السوال (میلاد شریف و قیام میلاد شریف) کا بدعت حقیقی
ہونا اظہر من الشمس و ابین من الامس ہو چکا ہے۔ کوئی شبہ نہیں کہ ان (یعنی میلاد شریف و
قیام میلاد شریف) کی ممانعت حق تعالیٰ شانہ نے قرآن عزیز میں بھی فرمائی اور حبیب ذی شان
علیہ صلوات الرحمن نے احادیث کریمہ میں بھی صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم
اجمعین نے بھی ان سے الگ رہنے کی تاکید کی اور حضرت امام ابو حنیفہ نے بھی
ان سے الگ رہنے کی تعلیم دی" اور انہیں کی مصدقہ بلکہ وہی چندہ کی مصنفہ
کتاب التلبیات لدفع التصدیقات ظلماً مسمیٰ بہ التصدیقات لدفع التلبیات کی

فریب دہی کیلئے لکھا ہے "اگر کوئی مجلس مولود منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم
یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریف ناجائز و بدعت ہے" پھر دیکھئے انھیں کی کتاب
سیف یمانی صہ ۱۹ مجلس میلاد اگرچہ دوسرے منکرات سے خالی بھی ہو تب بھی
صرف عقد مجلس اور اہتمام مخصوص کیوجہ سے بدعت ناشروع ہے اور ایسا ہی فتاوی
رشیدیہ کا مضمون ہے" نیز صفحہ ۳ پر ہے۔ مجلس میلاد منعقد نہ کرنی چاہیئے کیونکہ
وہ نوایجاد ہے اور ہر نو ایجاد گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں لیجانے والی ہے" نیز مجلس میلاد
نہ کیجائے کیونکہ وہ سلف صالحین سے منقول نہیں بلکہ زمانہ خیر القرون کے بعد
برے زمانہ میں اُس کی ایجاد ہوئی" نیز بعض اہل زمانہ ہر سال میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی میلاد کے لئے یہ مجلس کرتے ہیں پس یہ مجلس باوجود اسکے مشتمل ہونیکے
بڑے تکلفات پر فی نفسہ بدعت ہے اور اسکو ایسے لوگوں نے ایجاد کیا ہے جو اپنی
خواہشات نفسانی کی پیروی کرتے ہیں" نیز ان تمام عبارات روز روشن کیطرح
ظاہر ہے کہ زمانہ قدیم سے علماء مذاہب اربعہ نے اس فعل کو کچھ اچھی نظر سے نہیں
دیکھا" نیز چاروں مذہب کے علماء اس عمل میلاد کی مذمت پر متفق ہیں" یونہیں مسئلہ
علم غیب میں بھی وہابیہ کی تقیہ بازی دیدنی ہے۔ ان کا اصل مذہب تو
یہ ہے کہ اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے۔ جو رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونیکا معتقد ہے سادات حنفیہ
کے نزدیک قطعاً مشرک و کافر ہے" فتاوی رشیدیہ جلد ۳ صہ ۲۶ نیز
فتاوی رشیدیہ حصہ دوم صہ ۱۰ "یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح
شرک ہے" نیز اسی میں ہے چاروں مذاہب کے جملہ علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام
غیب پر مطلع نہیں" (مسئلہ علم غیب صہ ۲) معاذ اللہ حضور کو دیوار
پیچھے کا بھی علم نہیں۔ وہابیہ کے امام گنگوہی نے اس وہابی عقیدے کے

نبوت کیلئے براہین قاطعہ میں خود حضور پر اس کا افترا کیا کہ حضور نے ایسا فرمایا
ور اس افترا کو شیخ محدث محقق مطلق شیخ عبدالحق دہلوی قدس سرہ کے سر مبارک پر
ھدیا کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔
لانکہ شیخ نے تو بصراحت یہ فرمایا ہے کہ "این سخن اصلے ندارد و روایت بدان
حیح نشدہ است"۔ نیز تحفہ لاثانی صفحہ ۳۷۔ فقہ حنفی کی معتبر کتابوں میں بھی سوا
دا کے کسی کو غیب دان جاننا اور کہنا ناجائز لکھا ہے بلکہ اس عقیدہ کو کفر قرار
یا ہے"۔ نیز تحفہ لاثانی صفحہ ۳۸ حنفیہ نے اس شخص کو کافر لکھا ہے جو یہ عقیدہ
کھے کہ نبی علیہ السلام غیب جانتے تھے"۔ فتاوی رشیدیہ حصہ ۲ صفحہ ۳۴ جو کہتے ہیں کہ
م غیب جمیع اشیاء آنحضرت کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے سو
ض باطل اور خرافات میں سے ہے۔ نیز تقویۃ الایمان۔ جس کا رکھنا وہابیہ کے
زدیک عین ایمان۔ صفحہ ۶۱ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔
صفحہ ۲۵ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا نہ فرشتہ نہ آدمی نہ جن"
صفحہ ۱۰ اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہو
جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء اولیاء سے رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زاد
ے خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات اُن کو اپنی ذات سے ہے
واہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے"
تھانوی صاحب کی حفظ الایمان صفحہ ۸ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم
جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے
ں اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو
م بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے"۔ والعیاذ باللہ
حول ولا قوۃ الا باللہ۔ العظمۃ اللہ ثم رسولہ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یہی وہ کھلی سڑی اشد گندگی ہے جو تھانوی نے بے تحان اللہ تعالیٰ کے رسول اکرم
نبی اعظم و اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع میں کی ہے جس پر علماء عرب و عجم نے
تھانوی ہی کی ایسی تکفیر فرمائی ہے کہ جو تھانوی کے ان قول بد تر از بول پر مطلع ہو کر تھانوی کے
کافر و مستحق عذاب ہونے میں ادنیٰ شک و تردد کرے وہ بھی کافر۔ وہابیہ۔ دیوبندیہ کا دربارۂ
علم غیب اصل عقیدہ تو ان عبارات سے معلوم ہوا مگر بارہا اس سے مکرتے بھی ہیں۔ تقریروں
تحریروں میں مسلمانوں کے فریب دینے کو کہ سُنّی بننے کیواسطے نفع حاصل کرنے غرض سے بچنے
کیلئے حضور کے علم کا اثبات بھی کرتے ہیں مثلاً تھانوی ہی کی بسط البنان میں دفع الزام
کی ناکام سعی کرتے ہوئے حضور کے علم کا اقرار ملاحظہ ہو۔ آخری صفحہ پر لکھا بفضلہ تعالیٰ
ہمیشہ سے میرا اور میرے سب بزرگوں کا عقیدہ آپ کے افضل المخلوقات فی جمیع الکمالات العلمیۃ
والعملیۃ ہونیکے باب میں یہ ہے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔" حفظ الایمان کی اس گندی
گھنونی نجس ناپاک عبارت سے ظاہر ہے کہ تھانوی کا عقیدہ تو یہ ہے محض عیاری مکاری و
جعل و فریب و تقیہ ہے اور تھانوی کے بزرگوں کی بھی عبارت دیکھ چکے ایک عبارت
اور دیکھ لیجئے جس سے تھانوی کا تقیہ اور فریبکاری واضح تر ہو جائے۔ تھانوی کے بزرگ
گنگوہی نے براہین میں شیطان کے علم محیط ارض نصوص سے ثابت مانا اسکا علم وسیع جانا
اور اس علم محیط ارض کو حضور کیلئے ماننے کو شرک گردانا صاف کہدیا کہ شیطان و
ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل
محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت
کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص
کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"

ہماری اس تحریر سے واضح ہو گیا کہ وہابیہ تقیہ بازی کرتے ہیں جب
پیر جی کی تقیہ بازی کا یہ عالم ہے تو پھر مرید کا کیا پوچھنا تھانوی کا وہ مرید جو

الموزہ آیا ہے پہلے اوس نے تقیہ کی جب تک ضرورت نہ سمجھی اپنی وہابیت کا
نشان ظاہر کرتا رہا۔ پھر جب اوسے اس کی ضرورت ہوئی تو اپنے تھانوی
پیر کی سنت اختیار کی جو طریقہ تھانوی کا کانپور میں تقیہ کا رہا اسی پر اس نے بھی
عمل کیا مگر وہابیت کی چال سے اب بھی نہ چوکا عوام میں چال اب بھی پھینکتا رہا
یعنی یہ جتا کر کہ میلاد شریف پڑھتا ہوں قیام کرتا ہوں مگر اسے اعتقاداً ضروری نہیں
جانتا۔ حضور کے علم غیب کا قائل ہوں مگر عطائی سمجھتا ہوں۔ یعنی عوام کو فریب دیتا ہے
کہ اہلسنت مجلس میلاد مبارک کو فرض یا واجب اعتقاد کرتے ہیں اور دیوبندی
مجلس مبارک کے منکر نہیں اونھیں اس بات کا انکار ہے کہ مجلس مبارک فرض یا واجب
ہے اور دھوکا دیتا ہے کہ اہلسنت معاذ اللہ حضور کیلئے علم غیب ذاتی کے قائل ہیں
لا الٰہ الا اللہ جل جلالہ۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم دیوبندی اسی کا انکار کرتے ہیں۔ انھیں اسکا
انکار نہیں کہ حضور کو علم عطائی ہے۔ یہ اس مرید تھانوی کا
تقیہ در تقیہ ہے۔ غرض بالاتفاق فریقین اوس شخص کے پیچھے نماز
حرام۔ ہمارے نزدیک یوں کہ وہ جب وہابی ہے تو وہابی کے پیچھے
نماز نادرست اور فرض کیا جائے کہ وہ وہابی نہیں۔ مگر جب وہ تھانوی
وغیرہ پیشوایان وہابیہ کے اون اقوال بدتر از ابوال پر مطلع ہو کر انکی کافر
مستحق عذاب ہونے سے کافر ہے اوسے اس پر ایمان نہیں فقط
اتنا ہی نہیں کہ اونھیں بعد اطلاع مسلمان جانتا ہے۔ بلکہ اپنا پیر
پیشوا بھی مانتا ہے۔ حالانکہ وہ اقوال نجس تر از ابوال ایسے ہیں
جن پر علماء عرب و عجم نے یہ حکم فرمایا ہے کہ جو ان پر مطلع ہو کر
قائلین کے کفر و استحقاق عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر

کافر و مستحق عذاب ہونے میں اوس کے اقوال پر مطلع ہو کر شک وتردد ادنی تامل کرنے والا تو قادیانی کو پیر و پیشوا جاننے والا جیسا کافر ہے ویسا ہی تھانوی کو پیر پیشوا ماننے والا۔ یوہیں گنگوہی۔ انبیٹھی۔ نانوتوی کو۔ تو اُس کے پیچھے نماز ایسی ہی ہے جیسی قادیانی کے پیچھے۔ صرف اس صورت میں کہ وہ نہ خود وہابی ہو نہ ان لوگوں کو بعد ان کے کفریات پر اطلاع کے مسلمان جانے اُس کے پیچھے نماز کی اجازت ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ امامت کا اہل ہو۔ اور وہابیہ۔ دیوبندیہ کے نزدیک تو بہر حال اوس کے پیچھے نماز ناجائز۔ اگرچہ وہ اونھیں میں کا ایک ہو۔ جبکہ اوس نے علم غیب عطائی کا قول کیا اور مجلس مبارک پڑھی۔ قیام کیا کہ اوپر معلوم ہو چکا کہ پیشوایان وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک ایسا شخص کافر مشرک ہے اور کافر مشرک کے پیچھے نماز باطل۔ بجائے درود شریف اوس کا یہ اختصار صلعم یا صرف ص یا علیہ السلام کے بجائے ع لکھنا جائز نہیں۔ تھانوی کو جس نے شان سرکار سرکار ابد قرار دونوں عالم کے باذن المولی تعالیٰ مالک و مختار دونوں جہان کے تاجدار شہنشاہ ذی وقار سلطان والاتبار بادشاہ عرش پایگاہ حبیب خدا سردار انبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی شان ارفع و اعلیٰ میں بکی مولانا لکھنا حرام ہے۔ واللہ الہادی وولی الایادی وہو تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفےٰ رضا قادری نوری غفرلہ

مقام اشاعت

حافظ افتخار ولی خان قادری کتب خانہ اہلسنت رجسٹرڈ ...